حکیم بوعلی سینا

عائشہ فاطمہ

محلّہ عثمانپور، پوسٹ جلالپور، ضلع امبیڈکرنگر (یوپی)

بوعلی سینا کا پورا نام علی حسین ابن عبداللہ ابی سینا ہے۔شہر بخارا کے قریب ایک گاؤں ''افشانہ'' میں اُن کی پیدائش اگست ۹۱۸ء میں ہوئی، قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ علم نجوم اور علم ریاضی کی طرف متوجہ ہوئے، انھوں نے سارے ایّام وسط ایشیا اور ایران میں گزارے، وہاں وہ مختلف حکمرانوں کے حکیم اور وزیر بھی رہے اور انہیں حکیموں کا بادشاہ بھی کہا جاتا ہے۔اُن کی معروف ترین تصنیف ''القانون'' ۱۰ ؍لاکھ الفاظ پر مشتمل پانچ حصوں میں میڈیکل سائنس کی انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اس کتاب کے ترجمے یورپ کے تمام مہذب و مروج اور ترقی یافتہ زبانوں میں ہوئے اور جسے لاطینی زبان میں کم و بیش بائیس مرتبہ شائع کیا گیا۔''القانون'' مشرق و مغرب میں صدیوں تک طب کے لیے رہنما کتاب رہی ہے۔ یورپ کی یونیورسٹیوں میں اٹھارہویں صدی تک اِسے سند کا درجہ حاصل رہا ہے، یہی کتاب جدید طبی سائنس کی اساس ہے۔

ابن سینا نے طبیعات، طب، ریاضی فلکیات، ارضیات، نباتات وغیرہ پر گراں قدر تحقیق کی اور دنیا کے لیے بیش بہا علمی سرمایہ چھوڑا، اُس نے تقریباً ۲۷۶ کتابیں لکھی ہیں، ان میں کتاب الشفا، کتاب القانون فی الطب، کتاب النجات، کتاب الحکمۃ المشر قیہ، کتاب النفس اور کتاب الاشارات التشبیہات کو خاص طور پر مقبولیت حاصل ہوئی، کتاب ''القانون فی الطب'' کوصدیوں تک طب کی بنیادی کتاب کے طور پر شہرت حاصل رہی۔

تاریخی روایات کے مطابق ٹمپریچر (حرارت) چیک کرنے والا آلہ (تھرمامیٹر) ابن سینا کی ایجاد ہے۔کینسر جیسے لاعلاج مرض کا علاج سب سے پہلے اس نے دریافت کیا۔وہ پہلا سائنس داں تھا جس نے سائنس کو نظریاتی طور پر برتنے کے بجائے عملی انداز میں پیش کیا ہے۔

<u>تمدن عرب میں ڈاکٹر لیبان نے تحریر کیا ہے:</u>

''بوعلی سینا کی کتابوں کے ترجمے دنیا کی تمام ترقی یافتہ زبانوں میں ہوئے اور دس فیصد طب کا دارومدار انہی کتابوں پر رہا۔فرانس اور اطالیہ کے دارالعلوموں میں طبی تعلیم کی بنیاد انہی کتابوں پر رہی ہے۔اٹھارہویں صدی تک بھی یہ کتابیں بار بار طبع ہوتی رہی ہیں۔'' (تمدن عرب)

محض اٹھارہ سال کی عمر میں ابن سینا نے تمام مروجہ علوم وفنون کی تحصیل سے فراغت حاصل کر لی تھی، جیسا کہ تاریخی طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ابن سینا کی ذہانت کا یہ عالم تھا کہ جس کتاب کو حفظ کرنا چاہتا اس کو صرف ایک بار بغور مطالعہ سے حفظ کر لیا کرتا تھا، اس کے علمی کارناموں کو دیکھ کر محسوس کیا جاسکتا ہے کہ جیسے قدرت نے اسے مجسم علم و حکمت بنایا تھا۔

ابن سینا کو اپنے بیدار سیاسی شعور اور باغیانہ خیالات

کے سبب کئی بار بادشاہوں کے عتاب کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ اس نے اپنی سماجی تعلیمات میں اس بات پر کافی زور دیا کہ ''عوام کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ظالم حکمرانوں کے خلاف مسلح بغاوت اور جدّ وجہد کریں''۔

برسرِ اقتدار طبقہ نے اس کے اِس نظریہ وتعلیم کی شدید مخالفت کی اور عوام کے درمیان بڑھتی ہوئی اس کی مقبولیت کو ختم کرنے کے لیے اس پر لادینیت کے فتوے جاری کئے اور دہریت کے الزام عائد کئے گئے۔

ابن سینا قابل طبیب، عامل سائنس داں اور فاضل ادیب کے علاوہ اپنے دور کا زبردست شاعر بھی تھا، اسے ''شیخ الرئیس'' اور ''المعلم الثانی'' جیسے خطابات بھی حاصل تھے۔ عربی وفارسی زبانوں میں اس کی منظومات کے نمونے آج بھی محفوظ ہیں۔ اس کا علمی رتبہ اتنا بلند تھا کہ خود اسے ایک موقع پر کہنا پڑا ''چونکہ میں بہت بڑا ہوں اس لیے کسی شہر میں گنجائش نہیں ہوتی۔ چونکہ میری قیمت اتنی گراں ہوگئی ہے کہ مجھ کو اپنا خریدار نہیں ملتا''۔

اپنے وقت کا یہ عظیم طبیب ''شاعر''، فلسفی ادیب اور عالم بستر مرگ پر پڑا تھا، اُسے یقین ہو چلا تھا کہ اب اس کی زندگی کے چراغ میں تیل کی مقدار بہت کم رہ گئی ہے اور وہ بجھنا چاہتا ہے، گزری ہوئی عمر نے اس کے بال سفید ضرور کر دیئے تھے، لیکن ذہنی بیداری کی دولت اب بھی اس کے پاس تھی۔ ایک بار اس نے اپنے تمام شاگردوں کا جائزہ لیا۔ ان کی ذہانت اور صلاحیت پر غور کیا اور پھر ان میں سے ایک شاگرد کو طلب کیا اور اپنی بوڑھی آواز میں اس سے کہا:

''سنو یہاں میرے پاس چالیس مرتبان ہیں۔ ان مرتبانوں میں موجود سیال میری پوری زندگی کی محنت اور حکمت کا سرمایہ ہیں۔ جب میرے دل کی دھڑکن بند ہو جائے اور جان لو کہ مر چکا ہوں تو میری بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق مرتبان کے سارے محلول کو ایک کے بعد ایک میرے جسم پر ملنا۔ یاد رہے کہ ان میں سے کوئی بھی محلول باقی نہ رہ جائے''۔

مرتبانوں کی دریافت کے بعد بوڑھے حکیم کی بتائی ہوئی ترتیب کو شاگرد نے خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیا اور وقت کا انتظار کرنے لگا، پھر جلد ہی وہ وقت آ گیا جب ابن سینا کے دِل کی دھڑکن بند ہوئی، نبض تھم گئی۔ جسم مردہ ہو گیا۔

شاگرد نے ابن سینا کے حکم کے مطابق چند مرتبانوں کے محلول بالترتیب اس کے جسم پر ملنے لگا۔ تو ایک ناقابل یقین واقعہ رونما ہونے لگا۔ بوڑھا حکیم جو مر چکا تھا پھر سے زندہ ہو رہا تھا لمحہ بہ لمحہ اس کی زندگی ہی نہیں بلکہ اس کی جوانی بھی لوٹ رہی تھی۔ بالوں کی سفیدی سیاہی میں بدل رہی تھی۔ یہ حیرت ناک منظر دیکھ کر شاگرد گھبرا گیا۔ بوکھلاہٹ اور خوف کے سبب اس کے ہاتھ سے وہ آخری مرتبان چھوٹ کر فرش پر گر گیا جس کا محلول وہ حکیم کے دوبارہ ہوتے ہوئے جسم پر ملنے والا تھا مرتبان کا سارا محلول زمین میں جذب ہو گیا۔

یہ ایک کہانی ہے بوعلی سینا کے بارے میں، اس کے متعلق بہت سی حیرت انگیز کہانیاں مشہور ہیں، یہ کہانی ظاہر کرتی ہے کہ قدیم مشرق کے اس عدیم المثال حکیم کی صلاحیتوں پر لوگوں کو کس قدر یقین اور اعتماد تھا۔

رمضان المبارک ۱۰۳۷ء میں ایران کے شہر ہمدان میں حکیم بوعلی سینا نے وفات پائی، آج تک دنیا بوعلی سینا کا جواب نہ پیدا کر سکی، اس کی عظمت اور سربلندی آج بھی مسلم ہے۔

○○